

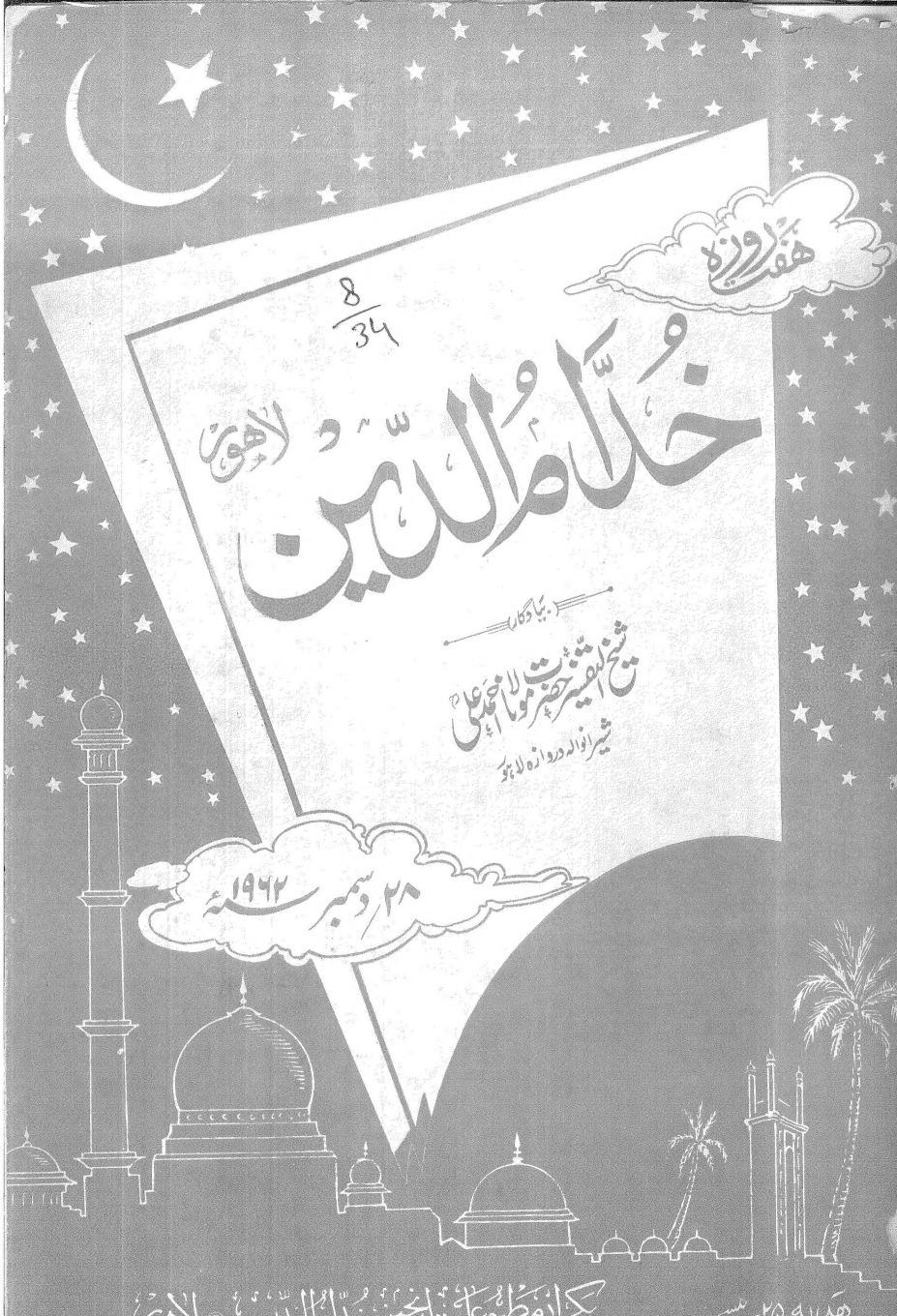
ہفت روزہ

8  
34

# خُطَبُ الْمَدِیْنِ

بیادگار  
شیخ الفیہ خیرت مولانا علی  
شیرازوالہ دروازہ لاہور

۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء



کتاب خانہ جامعہ اسلامیہ لاہور

# احادیث رسول ﷺ

سب کے ذکر کا مجموعہ ہے۔  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ أَفْضَلُ السَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ صَلَاةُ  
فِي جَوْفِ اللَّيْلِ

(مسند احمد)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے  
تھے کہ فرض نماز کے بعد سب سے  
افضل درمیانی رات کی نماز ہے (یعنی  
تہجد)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَاتُ  
الْبَرَكَاتِ يُغْفِرُ فِيهِ كُلَّ ذَنْبٍ  
إِلَى سَائِلَةٍ وَمُكْفَرَةٍ لِلْسَّيِّئَاتِ  
وَمُشْفَاةٍ عَنِ الْآثَمِ

(مسند احمد الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ضرور پڑھا  
کرو تہجد، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین  
کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قریب  
الہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں  
کے بُرے اثرات کو مٹانے والی اور  
معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔

(جامع ترمذی)

تشریح:- اس حدیث میں نماز  
تہجد کی چار خصوصیات ذکر فرمائی گئی  
ہیں۔ اول یہ کہ وہ دُورِ قلم سے اللہ  
کے نیک بندوں کا طریقہ اور شعار رہا  
ہے، دوسرے یہ کہ قریبِ الہی کا  
خاص وسیلہ اور ذریعہ ہے، تیسرے اس  
چوتھے یہ کہ اس میں گناہوں کا گھاوا  
بن کر ان کے اثرات کو مٹانے اور  
معاصی سے روکنے کی خاصیت ہے۔  
حق یہ ہے کہ نماز تہجد عظیم ترین  
دولت ہے۔ حضرت جنید بغدادی  
رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں منقول ہے  
کہ ان کے وصال کے بعد بعض حضرات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَبَّنَا  
تَنَزَّلَ وَمَعَالَى كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ  
الْأُولَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ  
يَقُولُ مَنْ يَدْعُنِي فَأَجِيبْ لَهُ مَنْ  
يَسْأَلُنِي فَأَعْطِهِ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي  
فَأَغْفِرْ لَهُ

(سلاطین البغدادی و مسلم)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا مالک اور رب  
تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جس وقت  
آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے ساری  
کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا  
ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور  
میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے  
جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں  
کون ہے جو مجھ سے معافی اور بخشش  
چاہے۔ میں اس کو بخش دوں۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ  
مَا يُكُونُ الرَّثْبَ مِنَ التَّجِدِّ فِي  
جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ  
أَنْ تَكُونَ مَعَهُ يَدْعُكَ وَاللَّهُ فِي  
تِلْكَ السَّاعَةِ كُنْ

(مسند احمد الترمذی)

ترجمہ:- حضرت عروہ بن عبیدہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ سے  
سب سے زیادہ قریب رات کے آخری  
درمیانی حصہ میں ہوتا ہے۔ پس اگر تم  
سے ہو کہ تم ان بندوں میں سے  
ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ  
کا ذکر کرتے ہیں تو تم ان میں ہو  
(جامع ترمذی)

تشریح:- اس حدیث میں آخری  
شب میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی رغبت  
دی گئی ہے اور ذکر اگرچہ عام ہے۔  
لیکن نماز ذکر کی اعلیٰ اور مکمل ترین  
شکل ہے کیونکہ وہ دل، زبان، اعضا

نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا  
کہ کیا گدڑی اور آپ کے پروردگار نے  
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟  
جواب میں فرمایا تاهت العبادات و  
فقیہ الاشارات وما نقصنا الا کثرت  
صلیانا فی جوف اللیل۔ (یعنی خلاق و  
معارف کی جو اونچی اونچی باتیں ہم عبادت  
و اشارات میں کیا کرتے تھے وہ سب  
وہاں ہوا ہو گئیں اور بس وہ رگبتیں  
کام آئیں جو رات میں ہم پڑھا کرتے  
تھے۔

عَنْ الْمُعْتَزَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَ  
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
كُوِّمَتْ قُبَّةُ مَاؤِ قَيْصِلَ لَهُ لَمْ تَنْصَبْ  
هَذَا وَهَذَا غَيْرُكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ  
قَبْلِكَ وَمَا تَأَخَّرُ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ  
عَبْدًا شَكُورًا

(سلاطین البغدادی و مسلم)

ترجمہ:- حضرت معترہ بنت شعبہ  
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر قیام فرمایا  
(یعنی رات کو نماز تہجد اتنی طویل ریاض)  
کہ آپ کے قدم مبارک متروک ہو گئے۔  
تو آت سے عرض کیا گیا کہ آپ ایسا  
کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کی اگلی پہلی  
ساری تقصیریں معاف ہو گئی ہیں (اور  
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا  
اعلان فرما کے آپ کو اس بارے میں  
مطمئن بھی کر دیا ہے) آپ نے ارشاد  
فرمایا تو کیا میں (اس کے احسانِ عظیم کا)  
زیادہ شک کرنے والا بندہ نہ ہوں۔ اور  
اس کی شکزداری میں اس کی اور زیادہ  
عبادت نہ کروں

(بیچ بخاری و صحیح مسلم)

مٹی کے تیل جیسے فلاح  
بلکین سہو سہو سہو



اور ان کی جہان آباد کے لیے  
ایمانے واحد اللہ مستغفر

ایک لکھ روپے کی مالیت، ہر گز نہ دیکھو، ہر گز نہ بھولو، ہر گز نہ بھولو، ہر گز نہ بھولو

حکیم علی محمد خان صاحب منظر شد

پاکستان دھند و سٹاٹ منبر

سالہ چندہ ————— ۱۱ روپے

شش ماہی ————— ۶ روپے

سہ ماہی ————— ۳ روپے

فی پرچہ ————— ۲۵ پیسے

(نوٹ: اشتہارات کی فزٹریٹن پر ہوگی۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# حَدَامُ الدِّیْنِ لَاحِقٌ

فون ملبر ————— ۶۷۵۳۵

جلد ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۲ھ بمطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

شمارہ ۳۲

• سودی عرب • کویت • ایران  
• افریقہ • لایا • ہنگ کونگ • فلپائن

چیلے

سکالا کتہ چک کر

عام ڈاک سے ————— ۱۸ روپے

ہوائی ڈاک سے ————— ۵ روپے

امریکا

عام ڈاک سے ————— ۲۴ روپے

ہوائی ڈاک سے ————— ۸۰ روپے

## معراج

خدا نے بشر کو عطا کی بڑائی  
فضا کو کیا زینت اس کا  
شریعت کے انوار اس میں سمونے  
بتائی اسے معرفت کی حقیقت  
فرشتے ہوئے ننگوں اسکے آگے  
یہ مخلوق میں سب سے اعلیٰ وارف  
جلایا چسپاں ہدایت جہاں میں  
دیا درس انسانیت آدمی کو  
مساوات کا رنگ ایسا چڑھایا  
یہی ہے شرف پر اوج نبوت  
یہی ہے خدائی شہیت کا مظہر  
یہاں قدسیوں کی نگاہوں کا مرکز  
یہی آدمیت کی تصویر کامل  
بتائے نشان قدرت حق کے سار  
ہو مخلوق حقائق سے محو تکلم

نظر یہ ہے معراج انسانیت کی  
خدا نے محمد کی صورت بنائی

مناظر حسین نے نظر

## مجلسِ ذکر

محرمہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ بروز جمعرات بھلائی ۳۳ بجایا گیا ۱۳۸۴ھ

ہاشمی شیخ الغفر حضرت مولانا عبدالحق خان صاحب نے منہ پر ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد شعلہ لکھنؤ

## حلفتِ ذکر

منظر حسنِ نظر

حوریت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الحمد لله وحده وسلطان علی عباد الذین اصطفى  
اصابع

بزرگانِ محترم! ذکر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم سے جاری ہوتا تھا اور ہر کلمہ، کلمے، اللہ کے فضل و کرم سے کئی خیروں میں بامعادگی سے جاری ہے۔ زفرہ ضلع پشاور، جھنگ، محمد پور سنا ضلع بادل نگر، ڈیرہ اسماعیل خان، ملنگ شیخ پورہ، بیگم یار خاں، فکری کراچی، مہر اور دیگر کئی مقامات پر اس میں دن بھر ترقی ہو رہی ہے۔ یقیناً یہ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ اس شیفی دور میں بھی روحانی قدروں کا احترام کرنے والے بندگوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے غلوں، ذہنی صحت، طاقت اور دلوں یا دہلی میں خیر خیر برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام جماعت کا حال ہے۔ ہر معاملہ میں اس کا ایک پروگرام ہے اللہ جل شانہ چاہتا ہے کہ مسلمان ایک باقاعدہ ضابطے اور اصول نظم کے تحت اپنی زندگی بسر کریں۔ اس کے لئے ضابطہ ہے۔ قرآن اور اس کا عملی نمونہ ہیں جناب محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ انسانیت کا ہر پروگرام فقط قرآن ہے۔ جو شخص حامل قرآن نہیں وہ انسان نہیں۔ اسی لئے میں عرض کیا کرتا ہوں کہ آج مسلمان زمانہ کا بنا انسان ہے لیکن انسان بننا سخت مشکل ہے۔ یہ حقیقت بھی میں نہ بھولنے چاہئے کہ محض اللہ دتہ، عمر دیں اور بڑھ دیں نام رکھنے سے آدمی مسلمان نہیں بنتا۔ اگر اس کی عملی زندگی میں اسلام اور سنت نبی کریم علیہ السلام کا رنگ ہوگا تو مسلمان کہلائے گا۔ ہر وہ شخص جو خدا کی ذات و صفات، رسالت

ملک، قیامت اور کتب و مصنفات انسان پر دل سے ایمان رکھتا ہے۔ مومن تو کہلا سکتا ہے۔ مگر مسلمان فقط اسی وقت ہوگا جب اسلام خداوندی کو عملی جامہ پہنائے۔ یاد رکھئے! قرآن سے اتارا اور دل سے تسلیم کیا نام ایمان ہے۔ پھر ایمان کی بنیاد پر اہمال صالحہ کی جو صفات اسقرار ہوگی۔ اس کا نام اسلام ہے۔ اسی لئے کسی نے کہا ہے۔

یہ شہادت گرفتہ ہیں قدم رکھتا ہے  
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا  
ایمان اور اسلام لازم و ملازم ہیں  
اگر ایمان نہیں تو اسلام نہیں۔ ایمان کی عدم موجودگی میں تمام اعمال اکارت جائیں گے۔ خداوند قدوس کے پاں ان کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔ اور اگر ایمان ہو لیکن اسلام نہ ہو تو یہ ایمان کس کام کا۔ جامد وہ جو سرچشمہ کر بولے۔ کامل ایمان وہی ہے جس کا انکار انسان کی شکل و صورت سے ہو۔ جو دیکھے ہی کہے کہ مومن اس شان کا ہوتا ہے مومن کی سیرت اور مومن کا کردار سب اسے اڑکھا۔ سب سے نمایاں اور سب سے نزولا ہوتا چاہئے تاکہ وہ چلتا پھرتا ہوتا دین کا سپاہی اور اللہ کی محبت نظر آئے۔ جو شخص بھی اس پر نگاہ ڈالے وہی حق کا گرویدہ ہو جائے اور محمد مصطفیٰ کا دالہ و شیدا کہلانے میں خرم محسوس کرے۔

بزرگانِ محترم! وقت کے ساتھ ساتھ ایمان اور روحانی قدروں کا پالنا ہو رہی ہیں اسلام عمل زندگی سے خارج ہوتا ہوا حالت نظر آتا ہے۔ آج ایمان و یقین کی بلندیوں اور اسلام کا عملی رنگ اہل اللہ کی صحبت میں رہتے، کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ہمہ وقت یادِ الہی میں شاعلی رہنے

سے ہی نصیب ہو سکتا ہے۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی ذکرِ الہی اور عبارتِ خداوندی سے عبارت ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں جو ذکرِ الہی سے خالی ہو اور کوئی لمحہ ایسی نہیں جس میں عذبتِ مصطفیٰ نکتہ عروج پر نہ ہو۔ ساری زندگی میں ہی حمد و شکر اور یادِ خداوندی کی فراوانی نظر آئے گی۔ چلتے چلتے، سوتے جاگتے، کھانا کھاتے سے پہلے اور کھانے کے بعد پانی پینے سے پیش اور پانی پینے کے بعد پشاپ پاشنا جاتے ہوئے اور قرأت کے بعد چلتے پھرتے، ہر وقت اللہ کی یاد اور حمد و شکر کرتے تھے۔

اسلام اجتماعیت کی دعوت دیتا ہے۔ اس لئے اگر ہم بھی ملی جملہ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اسے کسی پر لازم نہیں کرتے تو یہ بعثت تہیں بلکہ باعفی برکت ہے۔ اس سے احسان حالی پڑی مدد ملتی ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کے ازار و رحمت لاکھوں ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہ، لاکھ کی مجلسیں اپنے ذکر کرنے والے بندوں کا ذکر بڑے فقر سے کرتے ہیں اور ان کے ہر جنت کی نشانی سناتے ہیں۔ ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد حساب رکھنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اپنی یاد کی طرف توجہ دے کر کی ہمت سے نماز رکھا ہے۔

ہمارے جو بھائی جماعتی حالت میں ذکرِ اللہ کرنے کے نفاذ میں وہ دراصل اس کے منافع سے نا آشنا ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی یاد کی طرف توجہ دے اور اس پر مرتب شدہ افلاک کے حصول سے متوجہ فرمائے۔ ہم کسی کے پیچھا نہ ہوں۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔  
اِنَّ الْمُنْفِقِیْنَ یُجْزَوْنَ اللّٰهُ رَجُوْهُ  
خَادِعُوْهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ  
قَامُوْا مِنْ مَّكَانٍ یُّبْذَلُوْنَ اِلَیْہِمْ وَاِذَا سَأَلُوْهُ  
اللّٰہَ اِذَا یُخٰلَفُوْنَ  
ترجمہ: منافق، اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہی ان کو فریب دے گا۔ اور جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو سمتِ یں ان کو کھڑے کر دیا جائے گا۔



خطبہ دوم جمعہ ۲۳ صبح ۱۲۸۱ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۹۲ء

# اظهارِ حق بہر حال میں لازم ہے!

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا حبیب اللہ انور مدظلہ العالی

وَمِنْ دُفْعِ اللَّهِ وَهَيْبَتِهِ لَا تَسْتَقْبِلُ وَكَفُّوْبَ  
وَحَلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا سَمِعَ مَرْيَمَ رُوحَ ۳۰ يَٰۤاِبْرٰهِيْمُ  
تَرٰجِرًا يَحْرِيْبُ اِنَّ سَعٰى اِبْرٰهِيْمَ  
مِلْكُ السَّلَامِ عَلِيْمُهُ بَرًّا۔ اور اس  
چیز سے جہیں اللہ تعالیٰ کے  
سوا پڑتے تھے۔ ہم نے اسے  
اسحق اور یعقوب علیہم السلام علیہ  
کے اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا۔  
قَوْلًا تَعَالٰی: وَكَهْنًا لَمْ يَحْنُ كُفُّوْبًا  
وَجَعَلْنَا لَمْ يَحْنُ لِسَانًا حَذِيْقًا۔

سورہ مريم رکوع ۳ پارہ ۱۴  
ترجمہ: اور ہم نے ان سب کو اپنی  
رحمت سے حصہ دیا اور ہم نے  
ان کا نیک نام بلند کیا۔

## عبرت

اعلانِ ساقی میں عبرت یہ ہے کہ  
حضرت ابراہیم نے جس اللہ تعالیٰ کی رضا  
حاصل کرنے کی خاطر کافر برادری سے قطع  
تعلق کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کافر  
برادری کی بجائے انہیں انبیاء علیہم السلام کی  
کی پاکیزہ برادری عطا فرمائی۔

## عام مسلمانوں کے لئے ایک سبق

اگر آپ کی برادری غلط قانونِ الہی  
رسم بجا لاتی ہے تو فیصلے انہیں سمجھانے کی  
غلاتِ شرع میں چھوڑ دیں اور اگر وہ  
چھوڑ دیں تو مسلمان کو وہ بے دین برادری  
چھوڑ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غصے  
پندوں کی توجہ مدد کرتا ہے۔ اسکا کئے فعل  
سے اس خرافاتِ انسان کو ایسے نیک  
بندے ضرور مل جائیں گے۔ جو اس کی طرف  
وہ بھی اپنی برادری کی رسموں کے باعث  
بیزار تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فعل سے  
بیکاروں کی ایک نئی برادری بن جائے  
گی۔ وَدَمًا ذَٰلِكَ عَلٰی اللّٰہِ الْبَہْرِیْنِ

لشخص: مجلس ذکر

ہیں لوگوں کو دکھاتے ہیں اور  
اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔  
شیطان ذکر اللہ سے انسان کو  
روکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر شیطان  
کے لئے ناگوار اور کوئی چیز نہیں۔ ذکر  
اللہ کی برکت سے انسان کو خداوند  
تقدس کا قرب حاصل ہوتا ہے اور  
انسان کو دنیا سے کرشنا اور خدا سے  
جوڑنا ہی اسلام کا غلصہ ہے۔  
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد کی بیشمار

آئے۔ پھر تم شیطان کے ساتھی ہو جاؤ۔  
گذشتہ ارشادِ الہی سے یہ ثابت  
ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے  
باپ کو "یا کاوا" کہہ کر پکار رہے۔ بلکہ  
"بابی" کے معزز لفظ سے پکار رہے ہیں  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا جواب  
قَوْلًا تَعَالٰی: اَرْغَبْتَ اَنْتَ عَنْ اٰلِیْنِ  
یَا اِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ کَدْ تَنْتَبِہُ لَا تَجْنَحُ  
وَاجْعَلْ فِیْہِمَا سُوْرَۃً مَّرِیْمَ رُکُوعَ ۳۰ پارہ ۱۴  
ترجمہ: اے ابراہیم کیا تو میرے  
محبوبوں سے پھرا ہوا ہے۔  
البتہ اگر باز نہ آیا۔ میں تجھے  
سنگسار کر دوں گا اور تجھ سے  
ایک مدت تک دور ہو جاؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ کو نفرت کے

وقت مژدہ اسلام  
قَوْلًا تَعَالٰی کَلَّا سَلَّمَ عَلَیْکَ  
مَا سَمِعْتُمْ لَکَ رَیِّی اِنَّہٗ كَانَ فِیْہِ سَہَابًا  
وَاعْتَرٰکُمْ لَکُمْ وَمَا تَذٰخَرُوْنَ مِنْ دُفْعِی اللّٰہِ  
وَکَاذِبُوْنَ رِیِّی سَخٰی اَلَا اَخْرَجْتُ مِنْہُمْ عَآءِدَیْ  
شَقِیًّا سُوْرَۃً مَّرِیْمَ رُکُوعَ ۳۰ پارہ ۱۴۔  
کہا تیری سلامتی رہے اب میں  
اپنے رب سے تیری بخشش کی  
دعا کروں گا۔ بیشک وہ مجھ  
سے بڑا مہربان ہے۔

## آپ نے دیکھا

کہ حضرت ابراہیم اپنے باپ کو  
اللہ تعالیٰ کے دین حق کی تبلیغ بھی فرما  
رہے ہیں اور باپ کے ادب کو ملحوظ  
رکھتے ہوئے آ رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والدِ صالح  
کو تبلیغِ دین حق کرنے کے بعد واپس ہونا  
کے بعد والدِ صالح سے قطعِ تعلیق کرنا  
قَوْلًا تَعَالٰی: فَکَلَّمَ اللّٰہُ اِبْرٰهِيْمَ وَنَبَّیْہُ عَنْ  
کُلِّ شَیْءٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
المحمد للہ وکفی وصلاح علی عبادہ الدین اصطلح  
امام احمد  
اپنے خاندانی بزرگوں کا ادب کرتا  
بچا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فرمانِ واجب  
الاطاعت کے خلاف نہیں۔ تو چھوڑوں پر  
لازم ہے کہ انہیں اس غلطی پر آگاہ  
مضرو کر دیں۔ خواہ وہ ماہرین یا نہ ماہرین۔

## اس دینی کا ثبوت

قَوْلًا تَعَالٰی: اَوَاذُکُمْ فِی الْغَیْبِ  
اِبْرٰهِيْمُ اِنَّہٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا  
اِذْ کَانَ لَیْلِہِ یَاۤاِبْرٰهِيْمُ لَمَّا تَدَسَّدَ مَا لَآ  
کُنْہِمْ وَکَلَّ یُسَبِّرُوْا وَلَا یُفْجِیْ عَنَکَ شَیْئًا  
یَاۤاِبْرٰهِيْمُ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ مِنْ اٰوِلِیْمَا لَہٗ  
یَاۤاِبْرٰهِيْمُ نَافِیْعُوْنَ اَحَدُکَ حِرَامًا سَرِیًّا  
یَاۤاِبْرٰهِيْمُ لَا تَعْبُدُ الشَّیْطٰنَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ  
کَانَ لِلْاِنْسٰنِ غَیْبِیًّا یَاۤاِبْرٰهِيْمُ اِنِّیْ جَعَلْتُ  
اَنْتَ جَمِیْعًا عَدَآءًا بَیْنِ الْاِنْسٰنِ فَتُکَوِّنُ  
لِلْشَّیْطٰنِ وُتْبَآءًا (سورۃ مريم)

اور کتاب میں ابراہیم علیہ  
السلام کا ذکر کہ بے شک  
وہ سچا نبی محتاجِ اپنے  
باپ سے کہا۔ اے میرے  
باپ تو کیا پڑتا ہے۔ ایسے  
کو جو نہ سنتا ہے اور نہ  
دیکھتا ہے اور نہ ترے کچھ  
لام آ سکے۔ اے میرے  
باپ بے شک مجھے وہ  
علم حاصل ہوا ہے جو تمہیں  
نہیں۔ تو آپ میری تابعداری  
کریں۔ میں آپ کو سیدھا  
راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے  
باپ شیطان کی مادت نہ کر  
بے شک شیطان اللہ تعالیٰ  
کا نازبان ہے۔ اے میرے  
باپ بیشک مجھے خوف ہے  
کہ تم میرے والدین کا نفرت

مذمت تو فی عداوتِ والدین سے کتاب۔ سنت۔ کلام۔ مانے۔ اپنی مرضات پر سننے کی

اسلام کا نام نہ لیں۔ یہاں تک کہ ان کی دعا مانگنا جائز نہ ہو۔

# حدیث معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرے مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اچھے تشریف لائے، پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں بیٹھی اور عیسیٰ علیہا السلام) موجود تھے اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی) ہیں، جبریل نے فرمایا: یہ سچی اور عیسیٰ علیہا السلام ہیں ان دونوں کو سلام فرمائیے۔ میں نے سلام کہا۔ دونوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا: صالح بھائی اور نبی صالح کو مرحبا ہو پھر جبریل مجھے قبر سے آسمان پر لے پڑے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی پوچھا گیا کون ہے۔ فرمایا جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو فرشتہ (علیہ السلام) کو پایا۔ جبریل نے فرمایا یہ فرشتہ (علیہ السلام) ہیں ان کو سلام فرمائیے۔ میں نے ان سے سلام کہا انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا: صالح بھائی اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر جبریل اوپر لے پڑے یہاں تک کہ پڑے آسمان تک پہنچے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ کہا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ادیس (علیہ السلام) کو وہاں پایا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ ادیس علیہ السلام ہیں ان کو سلام فرمائیے۔ میں نے ان سے سلام کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا: صالح بھائی اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک پہنچایا گیا اس کا پھل جبر کے شکون بنتا ہوا تھا اور اس کے پتے ہاتھی کے کاڑوں کی طرح تھے۔ جبریل نے فرمایا یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں میں نے چار دریا دیکھے۔ دو دریا ظاہر وہ دریا باطن۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ فرمایا دو باطن والے بہت جلد کے ہیں اور دو ظاہر والے تیل اور فروت ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور کی طرف (راہی بصر)

مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج کا واقعہ سنایا فرمایا کہ میں حلیم اور بعض اوقات فرمایا کہ میں جبریل پیش ہوا تھا۔ ناگاہ ایک شخص میرے پاس آیا اس نے میرے سینے کو مات تک پھیرا، میرا دل نکلا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کی قطری ایمان سے پھری ہوئی لائی گئی۔ میرا دل دھو کر اس میں ایمان بھر کر اپنی جگہ بر رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں آیا کہ زہم کے پانی سے پیٹ دھو کر ایمان اور رحمت سے پھر دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سینہ رنگ کی سوری لائی گئی جو پھر سے چھوٹی اور گدے سے بڑی تھی جس کا نام براق تھا۔ اس کا ایک قدم اپنی آنکھ کی نگاہ کی دوری پر پڑتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل (علیہ السلام) مجھے ساتھ لے گئے۔ یہاں تک کہ آسمانی دنیا میں جا پہنچے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سؤل کیا گیا۔ کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں، کیا گیا، مرحبا۔ اچھے تشریف لائے۔ جب وہاں پہنچا وہاں میں نے آدم علیہ السلام کو پایا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام فرمائیے۔ میں نے ان سے سلام کہا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: صالح بیٹے اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر جبریل مجھے اوپر لے پڑے، یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل، پوچھا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سؤل کیا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا

ہے، فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا! اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ہارون علیہ السلام کو وہاں پایا۔ جبریل نے فرمایا: یہ ہارون علیہ السلام ہیں ان کو سلام فرمائیے۔ میں نے ان سے سلام کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا: صالح بھائی اور نبی صالح کو مرحبا ہو پھر جبریل اوپر لے پڑے۔ یہاں تک کہ پڑے آسمان تک پہنچے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ کہا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں موسیٰ (علیہ السلام) کو پایا۔ جبریل نے فرمایا: یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں ان سے سلام فرمائیے۔ میں نے ان سے سلام کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا: صالح بھائی اور نبی صالح کو مرحبا ہو جب میں ان کے پاس سے گزرا تو وہ پڑے۔ ان سے پوچھا گیا آپ کو کس چیز نے دلایا۔ فرمائیے کہ اس نے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بعد بھیجا گیا اس کی امت میری امت سے زیادہ بہشت میں جائے گی۔ پھر جبریل مجھے ساتویں آسمان پر لے پڑے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کہا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں! کہا گیا: مرحبا اچھے تشریف لائے۔ جب میں وہاں پہنچا تو ابراہیم (علیہ السلام) کو وہاں پایا۔ جبریل نے فرمایا: یہ آپ کے باپ ابراہیم (علیہ السلام) ہیں ان سے سلام فرمائیے۔ میں نے ان سے سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا صالح بیٹے اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک پہنچایا گیا اس کا پھل جبر کے شکون بنتا ہوا تھا اور اس کے پتے ہاتھی کے کاڑوں کی طرح تھے۔ جبریل نے فرمایا یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں میں نے چار دریا دیکھے۔ دو دریا ظاہر وہ دریا باطن۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ فرمایا دو باطن والے بہت جلد کے ہیں اور دو ظاہر والے تیل اور فروت ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور کی طرف (راہی بصر)

# حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت مولانا حفظہ الرحمن ملاحظہ فرمادے گا

(۲)

کی بنیاد کی خدمت گزار میرے بعد  
موجود ہے۔  
مگر چونکہ ان کی عمر بقیل ان کثیر  
ستر سال اور بقیل یعنی نوے، بائیس  
یا ایک سو بیس سال ہو چکی تھی اور ان  
کی پیری ہاتھ نہیں۔ اس لئے یہ اسباب  
غلابرہ مانوس تھے کہ اب اولاد ہونے  
کی کوئی صورت نہیں ہے۔

لیکن جب انہوں نے مریم علیہا  
السلام کے پاس بے موسم پھل دیئے  
اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ مریم پر خدا کا  
یہ فضل و انعام ہے تو ان کے دل میں  
فوراً یروش پیدا ہوا کہ جو ذات اقدس  
اس طرح بے موسم پھل مریم کو بخشتی  
ہے کیا وہ ہم کو مودہ نامہ پیری کی  
حالت میں شریعت دیشانہ بخشے گی۔  
پس ہماری مالیت سرتاسر غلط ہے، بلاشبہ  
جس ذات پاک نے مریم پر اپنا انعام و  
اکرام کیا ہے وہ ضرور ہم پر بھی فضل و  
کرم کرے گی۔ چنانچہ انہوں نے دعا گاہ الہی  
میں دعا کی کہ "خدا یا میں تمہا ہوں اور  
دارش کا محتاج" اور میں تو حقیقی وارث  
صفت تیری ہی ذات ہے۔ خدا یا مجھ کو  
پاک اولاد عطا فرما مجھے یقین ہے کہ کو  
تو سبابت مندوں کی دعا کو ضرور مستجاب  
ہے۔ نبی کی دعا اور دعا بھی صفت ذات  
کے لئے نہیں بلکہ قوم کی رشد و ہدایت کی  
خاطر ہے، اور اس نے کلمات دہی کرتا ہے  
یسا پیدا ہوگا اور تم اس کا ہم بھی رکھا۔  
زکریا علیہ السلام کو یہ سن کر بے حد مسرت  
ہوئی اور کعبہ سے دریافت کرنے  
لگے یہ بشارت کس طرح پوری ہوگی؟  
یعنی مجھ کو جوئی عطا ہوگی یا میری پیری  
کا ہاتھ پیر در ہو جائے گا۔ فرشتے نے  
جواب دیا: "پس اسی قدر کہہ سکتا ہوں۔  
کہ حالات کچھ بھی ہوں تمہارے ضرور پیشانی  
ہوگا۔ مگر نہ خدا کا فضل اعلیٰ ہے۔ اور  
تیرا خدا کہتا ہے کہ میرے لئے یہ بہت  
آسان ہے، یعنی جو طریقہ جس اس کے لئے  
چاہوں اختیار کروں، کیا مجھ کو میں نے  
نیست سے بہت نہیں کیا؟

اب زکریا علیہ السلام نے درگاہ الہی  
میں عرض کیا: خدا یا ایسا کوئی نشان  
عطا کر جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ بشارت  
نے وجود کی شکل اختیار کر لی  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: علامت یہ ہے کہ  
جب تیرے روز میں بات نہ کر سکو اور

الہی میں مشغول رہتی اور رات اچھی  
خام کے گھر گذارتی تھیں۔

جب زکریا علیہ السلام مریم علیہا  
السلام کے چہرہ خواب میں داخل ہوتے  
تو دیکھتی کہ ان کے پاس غیر موسمی پھل  
رکھے ہیں، ایک مرتبہ کعبہ سے زکریا  
علیہ السلام نے دریافت کیا: مریم! تیرے  
پاس یہ پھل کہاں سے آئے۔ مریم علیہا  
السلام نے کہا یہ خدا کی جانب سے ہیں۔  
بلاشبہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ بے  
گمان رزق عطا کر دیتا ہے۔

کھانا داخل علیہا زکریا علیہا  
وجد عندہا رزقا قال یا حبیبہ انی  
لک هذا قالت ہومن عند اللہ  
ان اللہ یرزق من یشاء فغیر حساب۔

جب زکریا مریم کے پاس خواب  
(خام) میں داخل ہوتا تو اس کے  
پاس کھانے پینے کا سامان رکھا  
دیکھتا۔ زکریا نے دریافت کیا:  
مریم! یہ تیرے پاس کہاں سے  
آئے؟ مریم نے کہا یہ اللہ  
کے پاس سے ہے وہ بلاشبہ  
جس کو چاہتا ہے بے گمان  
رزق عطا کر دیتا ہے۔

علاء، مکر، سعد بن جبر، نضاک،  
قائد، ابراہیم علیہم السلام وقتاً کی  
تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زکریا علیہ السلام  
مریم علیہا السلام کے پاس غیر موسمی  
پھل رکھے پاتے تھے۔

زکریا علیہ السلام کے کوئی اولاد  
نہیں تھی اور وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ  
اس بات کے علاوہ کہ میں اولاد کی  
دولت سے محروم ہوں قیادہ فکر اس  
امر کا ہے کہ میرے بھائی بند ہرگز اس  
کے اہل نہیں ہیں کہ میرے بعد نبی  
اسرائیل کی ہدایت و رشد کی خدمت انجام  
دے سکیں پس اگر اللہ تعالیٰ میرے  
کوئی نیک شرف عطا فرمادے تو  
مجھ کو یہ ایمان ہو جائے کہ نبی اسرائیل

اب سوال پیدا ہوا اس کی کفالت  
پرورش اور نگہداشت کس کے پر ہو۔  
کاہنوں کے درمیان اس مقبول ذریعہ  
کے بارہ میں اختلاف ہو کر جب بات  
تو اذغال پر آ کر پھری تو قرمہ زکریا  
علیہ السلام کے نام نکلا اور وہی مریم  
کے کفیل پائے۔

وَحَقَّقَهَا وَصَدَّقَتْ دَلَّ مَوْن،  
اور زکریا علیہ السلام نے مریم  
کی کفالت کا بوجھ اپنے ذمہ رکھا۔

وما كنت لديهم اذ يلقون  
اقلاصهم ايلهم يحفل مريد و  
ما كنت لديهم اذ يجتمعون  
اور تم (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)  
ان کے پاس موجود نہ تھے۔  
جب وہ اپنے اپنے اپنے قلم و رتر  
کے لئے ڈال رہے تھے کہ  
ان میں سے کون شخص مریم  
کی کفالت کرے اور نہ  
اس وقت ان کے پاس تھے  
جب وہ مریم کی کفالت کے  
معاہدہ میں جھگڑ رہے تھے۔

علاء یہ تو تاریخ کہتے ہیں کہ زکریا  
علیہ السلام، میں بھی مریم علیہا السلام کی  
کفالت کے حق دار تھے، اس لئے کہ  
یسا بن اسحاق نے "الانبا" میں نقل کیا  
ہے کہ زکریا علیہ السلام کی پیری انشا  
اللہ اور حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ  
حقہ دونوں حقیقی بیٹے تھیں اور خالہ بمنزلہ  
والدہ کے ہوتے تھے جیسا کہ خود نبی  
والدہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بنت  
حزہ رضی اللہ عنہ کے انتقال فرمایا تھا  
کہ ان کی پرورش جعفر رضی اللہ عنہ  
کی پیری کریں کیونکہ وہ عمارہ کی خالہ  
ہیں۔ والہ الحاق بمنزلہ الام۔

جب مریم علیہا السلام سچے دار ہو  
گئیں تو زکریا علیہ السلام نے ان کے  
لئے پھل کے قریب ایک جڑ (علاء)  
محسوس کر دیا، جہاں وہ دن میں عبادت







لیتا ہوں۔

یہ روایت عبداللہ بن زبیر سے طبقات ابن سعد اور مستدرک احمد اور ترمذی میں بھی آئی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ کنز العمال لہذا آج کل کے پیروں کو جامعہ اس کے خلاف رائج ہے اسلام اس سے بری ہے۔ لوگ اس سے دھوکہ نہ کھیں۔

روح اور نفس میں کیا فرق ہے

بعض علماء کے نزدیک روح اور نفس ایک ہی شئی ہیں مگر علماء محققین کے نزدیک روح اور نفس دو علیحدہ علیحدہ شے ہیں۔

استناداً اور التماس تیشی رحۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اعلانِ محمد کے معدن اور منبع کا نام روح ہے اور اطلاقِ نبیر کے معدن اور سرچشہ کا نام نفس ہے مگر جسم طیفیت ہونے میں دونوں مشترک ہیں جیسے ملائکہ اور شاہین جسم طیفیت ہونے میں مشترک ہیں۔ مگر ملائکہ نورانی ہیں اور شاہین مادی ہیں، فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور شاہین نار سے پیدا کئے گئے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں صراحت مذکور ہے۔

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے  
اس بارہ میں تلمیذ میں ایک حدیث نقل  
کی ہے وہ یہ ہے:-  
ان الله خلق آدم وجعل فيه هماً  
و روحاً فمن الروح عفافه وفهمه و  
جملته وسأؤه و ولاءه ومن النفس  
شهوته وظلمته وسفله وعقبه و  
فجوره۔ (روض الانف ص ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو  
پیدا کیا اور ان میں یک نفس  
اور ایک روح کو رکھا پس غفلت  
اور قہم اور علم اور سخاوت اور  
وفا یہ سب چیزیں روح سے  
نقلی ہیں اور شہرت اور عیش  
اور سفاہت اور غمہ اور اس  
قسم کے تمام اخلاق ذمہ نفس  
سے ظاہر ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ روح سے ظاہر ہوتے ہیں اور اخلاق ذمہ نفس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ نیز قرآن اور حدیث میں ذرا غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہوت اور سفاقت، طیش اور

بیعت کیا چیز ہے ؟

انحضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی

کامیابی ہے۔

جنت میں ایک بازار آگے گا۔ جس  
نے یہاں خدائے عزوجل کے ہاتھ ایسا جان  
و مال فروخت کیا اور سب جان و مال  
اس کے حوالے کر دیا۔ اس کو وہاں اتنا  
ہوگا کہ اس بازار سے جبراً ہے بلایت  
لے لے۔ اس لئے کہ وہ حکمتِ ربانہ و  
مالِ مشکئی دے چکا ہے۔ واللہ ذوالجلل و  
رحی علی السورۃ الذی فید یتلتی  
تجربہ ذلک السوق الترمو معل  
خاستت خط منہ ملا قش لہ  
فقد اسلمت النجاة و ذلک

ایک ضروری تنبیہ

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت کے وقت من مردوں سے مصافحہ فرماتے تھے۔ جو لوگوں کے مصافحہ نہیں فرماتے تھے۔ من زمانہ افکار اور عہد کے کہ یہ فرماتے کہ جاؤ تم سے بیت ہو گئی۔ میرت ابن مشام (رحمہ اللہ) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان یحییٰ من ہاجر اللہ من المومنات بجزء الایۃ یفعل اللہ بیا ایضا الشیخ اذا جاءک المؤمنات یمینک الی تولدہ غفور رحیم قس افسر بجزء الشوط من المومنات قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد بائعتک وکلاکما ولواللہ ما مسمت یدیکما استأقر فی الیام لعل ما ینفعک الا بقولہ قد بائعتک علی ذلک رہماری فیہ فیہ اور میں نے تمہیں اور مجھ کو اپنی اسامی بنت خریدی ہے مرنے سے مرنے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اِنِّیْ لَآصَاحِبَةُ النِّسَاءِ وَلٰكِنْ اُخِذَ عَلَیْہِ مَا اخَذَ اللّٰهُ عَلَیْہِمْ۔

بیت بیعت سے متعلق ہے جس کے  
معنی فروخت کرنے کے ہیں اور اصطلاح  
شریعت میں انتہائی رضا و رغبت کے  
ساتھ اپنی جان و مال کو خاوند ذوالجلال کے  
ہاتھ معاوضہ جنت فروخت کر دینے کا نام  
بیت ہے۔ چنانچہ جب یہ بیعت ہوئے  
مکی کو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ  
نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے  
جو کامیں شرط کر لیں مگر یہ ارشاد فرمائیں  
کہ ہم کو اس کے معاوضہ میں کیا ملے  
گا۔ آپ نے فرمایا: جنت۔ عبداللہ بن  
رواحہ نے عرض کیا:-

رَبِّهِ الْبَيْتِ لَا نُقِيلُ وَلَا نَسْتَقْبِلُ

بڑے لفع والی اٹھرو فروخت

ہے۔ ہم اس کے اقالہ اور فسخ

پر ہرگز راضی نہ ہوں گے۔

اس پر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت

فرمانی:.

ان الله اشترى من المؤمنين  
انفسهم واموالهم بان لهم الجنة  
فيقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون  
وعدا اعدائهم حقائق التواتر والابحار و  
القرآن ومن اوفي بعهده من الله  
فامتبشروا ببركة الذي بايعكم به  
وذلك هو الفوز العظيم رواه الحاكم في  
المكيل عن كعب بن مالك و احمد عن  
جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم

تحقیق اللہ نے مسلمانوں کی جانوں اور

ماوں کو بھروسہ نہ تھا خرید لیا ہے

یہ لوگ خدا کی راہ میں جہاد و قتال

کرتے ہیں۔ نہیں میں سمجھی مارتے ہیں

اور کبھی مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ

اللہ کا سچا وعدہ ہے قریت

و انجیل اور قرآن میں اور اللہ

سے زیادہ کون عہد کو پورا کر

سکتا ہے۔ پس اے مسلمانو! تم

لو بشارت ہو اور یہ بیع تم کو

مبارک ہو جو تم نے حق تعالیٰ

سے کی ہے یہ بہت ہی بڑی

# احوالِ برزخ

حسب ما الذی فیہ تخطیبت فی جامع مسجد شیعہ کوئٹہ فیکثرت حیرت و کفر

دیا کہ فرشتے منکر اور نکیر میت کے پاس آتے ہیں اور اس کو پوچھتے ہیں اور اس سے پہلا سوال یہ کہتے ہیں۔ مَن رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے جس نے عالم دنیا میں پرچوں کو صل کیا ہوگا وہ فرما کہے گا رَّبُّی اللہ میرا رب اللہ ہے۔ دوسرا سوال وَمَا دینُکَ تیرا دین کیا ہے۔ کہے گا دین الاسلام۔ میرا دین اسلام ہے۔ تیسرا سوال مَا هَذَا لَدِیْکَ الَّذِیْ یُبْغِیْکَ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے جو ہم میں بھیجا گیا ہے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کہے گا۔ جو دوسرا اللہ وہ اللہ کے رُحُل ہیں۔ فرشتے کہیں گے تجھے کیسے معلوم ہوا۔ مومن کہے گا قدمات کتاب اللہ و امت و صدقت میں نے قرآن مجید پڑھا اور ایمان لایا اور تسدید کی (التَّوْبَةُ وَ التَّوْبَتِیْبُ حَسْبُیْ رَاحِلٌ) اور پھر میت کی منتہا لفظ تک یا ستر گز قبر کو کشادہ کیا جاتا ہے اور جنت کی طرف دروازہ کھل جاتا ہے اور جنت کی خوشبو اور چہرے اس کو گھیر آتی ہیں اور اس کی قبر روشن من دیان الجنة ہوتی ہے اور لوگوں کی موت کے لئے جہنم کی مٹی میں ادنیٰ سی خوشبو کی جھلک ظاہر فرماتے ہیں۔ یہاں کہ مقتدین میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ گزرے ہیں اور متاخرین میں حضرت شیخ التفسیر مولانا مولوی امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اللہم زد فؤاد وارزقنا ربنا عافیان یا ایاہم والوں کے لئے بہت بڑی رحمت ہے دینی الی اللہ کی منی بھی دعوت کا سبق دہرا رہی ہے۔

منکر و نکیر کی مومن کے ساتھ نرمی

سعید ابن مسیب روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ نبی اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب سے آپ نے مجھ سے منکر نکیر کی (درخت) آواز اور قبر کے پہنچنے کا تذکرہ کیا ہے مجھے کسی میتر سے بھی تسلی نہیں ہوتی اور قبر کا بھی دھیان مجھے کھانا رہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے عائشہ منکر اور نکیر کی آواز مومنوں کے کانوں میں ایسی اچھی لگے گی جیسے آنکھوں میں سراب پڑھا لگتا ہے

کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس منزل سے نجات ہوگئی تو بعد کی منازل آسان ہوں گی۔ اس میں نجات نہ ہوتی تو بعد کی منازل بھی مشکل ہوں گی۔ مزید فرمایا میں نے قبر سے زیادہ گھبراء والا کوئی منظر نہیں دیکھا۔

حضرت ابی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر کے پاس یہ شعر پڑھتے ہوئے میں نے سنا۔  
قَاتِلْهُمْ حَتَّى تَنْتَهِیَ عَنْهُمْ  
وَلَا تَخْشَى لَاحِلَاتُهَا  
اَلِیْ سَفْتِ وَالْجَاهِلِیَّةِ کَاسِیَہِ  
ہے، عذاب القبر حق ہے، اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ میں کے شہادت ابوہریرہ قبر سے متعلق ہیں کہ ہم جب کفار کو بعض مرتبہ دیکھتے ہیں لیکن عذاب محسوس نہیں ہوتا۔ بل فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں یہ کہ یہ دیکھیں عالم ملکوت کی چیزیں کو دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام وہی کے آئے پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن دیکھتے نہیں تھے۔ دوسرے یہ کہ اس کی مثال شند ہے کہ نیند میں راحت اور تکلیف سونے والے کو محسوس ہوتی ہے یہاں تک کہ پسینہ بھی آجاتا ہے لیکن پاس پہنچنے والے کو بالکل معلوم نہیں ہوتا۔

(احیاء العلوم جلد رابع)

رحمۃ اللعالمین کی شفقت

امتحان کا تاہم یہ ہے کہ طالب علموں کو پہلے سوالات نہیں پتلے جاتے اور نہ ہی جوابات سے آگاہ کیا جاتا ہے بلکہ امتحان کے وقت سوالات بتائے جاتے ہیں۔ ہمارے ماں باپ آپ حضور پر قربان ہوں کہ قبر کے سوالات اور جوابات سے امت کو پہلے بھی متنبہ فرما

برزخ پردہ کہہتے ہیں۔ قرآن مجید میں برزخ کا لفظ تین مقامات پر آیا ہے۔ سورہ رحمن میں دو دریاؤں کا ذکر فرمایا، بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا یَبْغِیَانِ (تجزیہ ان دونوں کے بیچ میں ایک پردہ ہے۔ ایک دوسرے پر نہیں پڑتے اور سورہ فرقان میں ارشاد فرمایا وَجِیْلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا اَرْحَبًا اور تین یا ان دونوں کے درمیان پردہ اسی طرح سورہ مؤمنوں میں ارشاد فرمایا: وَجِیْلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ اَرْحَبًا اور ان مرنے والوں کے پیچھے ایک پردہ ہے اس دن تک جب کہ وہ اٹھائے جائیں گے اس سے پتر چلا کہ برزخ عالم دنیا اور عالم آخرت کے درمیان پردہ ہے جو کہ عالم آخرت کے آنے کے بعد ختم ہو جائے گا۔

دنیوں عالموں کا باہمی فرق)

عالم دنیا میں جسم ظاہر ہے اور روح پوشیدہ۔ راحت و تکلیف یہاں پر براہ راست جسم کو پہنچتی ہے اور روح کو بالواسطہ جسم احساس ہوتا ہے اور عالم برزخ میں اس کے برعکس روح نمایاں ہوگی اور جسم پوشیدہ رہتا۔ تکلیف براہ راست روح کو ہوگی اور جسم کو بالواسطہ احساس ہوگا۔ عالم آخرت میں جسم اور روح دونوں نمایاں ہوں گے۔ دونوں کو مستقل راحت و تکلیف دی جائے گی۔ بخاری اور مسلم شریف میں ہے کہ

ہر نماز کے بعد آپ عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے اور فرمایا اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ میں عذاب قبر سے دیتا۔ حضرت عثمان جس کو آپ نے جنتی فی الجنة فرمایا اور آپ تیرے غلیظ ہوئے۔ امام ترمذی نے نقل کیا ہے کہ آپ جب قبر کے پاس کھڑے ہوتے اتنے آنسو نکلنے کہ آپ کی دائیں و بائیں تر ہو جاتی۔ رونے کی وجہ ارشاد فرماتے

ایک رات

بجانب حضرت مولانا مفتی محمد صاحب شیخ الحدیث  
مدبرہ قلم العلوم ملتان و مدیر قومی اسمبلی پاکستان کی طرف سے  
اعزاز میں حج و زیارت کے گنبد خضراء کو خلیفانہ مشورہ

عسرنوح معلم

کے پاس قیام فرما کر فریضہ حج کی ادائیگی میں مناسب رہنمائی اور آرام دہ سفر کی سہولتیں حاصل کریں۔

درخواست فارم پُر کرنے کا پتہ

برائے ملتان و مضافات  
خادم الحجاج و جمعیت علماء اسلام حاجی عبدالرحمن صاحب  
خطب مسجد رحمانہ خفہ اور نگارستان بیرون علی نوازہ ملتان

اور مومنوں کو قبر کا درمیانہ ایسا آرام دے  
جو اگر جیسے شفقت والی ماں سے بیٹا  
و دوسری شکایات کرے اور ماں  
بہت آہستہ آہستہ دبانے لیکن اسے عاشق  
اللہ کے معاملہ میں شک کرنے والی  
لے لئے بڑی تابانی ہے جانتی ہو وہ  
قبروں میں کیسے دیر چے جائیں گی۔ پھر  
خود ہی فرما وہ اس طرح دلچسپ  
جائیں گی جیسے بہت بڑا بچہ اسے  
کچل کھائے۔ اللہ تعالیٰ بڑے عذاب  
فرمے جسے اور اعمال قبر کی تیاری  
کی فریق نصیب فرمائے وَاٰمِنًا بِاللّٰهِ

غنية الطالبين مترجم

آدھی قیمت میں  
محبوب بھائی سیدنا حضرت شیخ محمد القادر رحمہ اللہ  
کی شہزادانہ

غنية الطالبين مع فتوح الغيب مترجم  
سركجي اردو

دو جلدوں میں مکمل، دوسرا ایڈیشن اصل قیمت ۴۲ روپے، ریاضی قیمت ۱۲ روپے، محصول ڈاک ۲ روپے کل ۴۲ روپے۔  
پیشکش بلیچر گزٹلب فروماین

شیخ محمد عمران

آرٹھیری میدان بنس روڈ کراچی ۵۳۷۹۹

انوار مجدی

حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات  
کا اردو میں سلیس اور شگفتہ ترجمہ

از پروفیسر یوسف سید محمد چشتی  
قیمت مخلو چار روپیہ۔ براہ اشعار کے لئے الگ ڈاک بھج کر مناسبت  
عشرت پبلشنگ ہاؤس  
ہسپتال روڈ لاہور

عذارۃ قرآن - فریہ تجوید و قرأت کے بے مثال کتابے

مصنف فخر الازلیا مولانا قاری و مقری حافظ ابن الحکیم محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

[illegible]

گولڈ میڈل

تاریخ نام و فائز کے لئے

آله مکبر الصوت۔ لاؤڈ سپیکر

آلة سماعت - طپسٹر شدہ

ہائے نماز، حیرٹ میں نہایت دیدہ زیب قیمت ۵ روپیہ فی عدد۔ امین جیوٹ ٹاٹ بھی دستیاب ہیں

— اپنی ضروریات کے لئے رجوع فرمائیں —

محمد ابراہیم ایسٹ کینی (۱۹۵۳ء) لیڈ

۱۴/۵۰۰ انویارائی روڈ صدر کراچی ۳ فون نمبر ۵۱۸۵	۴۵ دی مال لاہور فون نمبر ۲۳۱۳	۹/۵ دی مال راولپنڈی فون نمبر ۴۷۸۲	صدر گھاٹ روڈ چانگنام فون نمبر ۲۳۲۵
--	-------------------------------------	---	--



# معیار و صفات نبوت عالم

و شان رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایم عبدالرحمن لودھی لاہور شیخ پورہ

## رسول پاک کا علم و فہم

مگر یہ تو آپ کے اخلاق کی حالت تھی باقی آپ کے علم و فہم کا نشان سب سے بڑا یہی ہے کہ آپ نہایت خود اتی محض جس ملک میں پیدا ہوئے، وہاں ہوش سنبھالا بلکہ ساری عمر گذاری، علوم سے یک لخت خالی نہ رہا، علم دینی کا پتہ نہ علم دنیاوی کا نشان پھر اس پر ایسا دین، ایسے آئین، ایسی کتب، لاجواب اور ایسی ہدایات بنائیں گئے کہ آج تک بڑے بڑے علماء و محققین کا جواب نہیں لائے بلکہ بڑے بڑے دینی قرآن جیسا زندہ اور علمی معجزہ کس پیغمبر کو دیا گیا جس کا مقابلہ کیا، باقیات فصاحت و بلاغت کے اور کیا بامقار علوم و معارف کے اور کیا یہ اعتبار و تبدیل سے محفوظ رہنے کے دنیا کی کوئی کتاب نہیں کر سکتی اور نہ افتاد اللہ تعالیٰ کر سکے گی۔ قرآن کے سخی میں ہم اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں کہ جو خود قرآن پڑھنے پر چودہ سو برس سے پکارا کر رہا ہے یعنی یہ کہ جس میں ہمت ہو وہ میرا جواب دے مگر آج تک کسی کا حوصلہ نہ ہوا اور نہ ہوگا کہ اس کی ایک چھوٹی سی سورۃ کی مثال بھی پیش کر سکے۔

اب میں اس کے سوا کیا کہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اپنی عادات و اخلاق میں تمام دنیا و علم السلام سے فائق تھے ایسے ہی علم کے بھی سارے مراتب آپ پر تمام کر دیئے گئے تھے کیونکہ انیسائے ساتویں میں نہ ایسا مجاز علی کسی کو دیا گیا نہ ان کے اتباع میں کسی نے ان علم کے دریا بہائے جو اہل اسلام نے بہائے ہیں اور جبکہ فصاحت علم تمام ان صفات کی خاتمہ ہے جو مرنے والا میں توحسب کا مجاز علمی ہوگا گویا اس پر تمام کلمات علمی کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اور اسی کو کما رسے نزدیک خاتم الانبیاء کہنا

مناسب ہوگا اور چونکہ اس کا دین قیامت تک رہے گا اس لئے اس کی کتاب کا بھی تاقیامت باقی رہنا ضروری تھوے گا باقی قرآن کے سوا آپ کے جو اور علمی و عملی معجزات ہیں ان کے بیان کی اس وقت بالکل گنجائش نہیں رہی اور نہ میں غلبہ وقت کی وجہ سے قرات و تفسیر وغیرہ کے مثالوں آپ کی نبوت کے متعلق نقل کر سکا۔ (از رسالہ اسلام اشرف حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی ریح الاسلام پٹنہ)

## ضرورت رسول

نبی خیر الانسان کی پیدائش کے وقت عرب کی ملکی حالت کا یہ نقشہ تھا کہ اس کے جنوب پر سلطنت حبش کا شرقی حصہ پر سلطنت فارس کا اور شمالی اضلاع پر روم کی سلطنت قسطنطنیہ کا قبضہ تھا۔ اندونی ملک آزاد تھا لیکن ہر ایک سلطنت اس پر قابض ہونے کی جتنی سعی اندونی ملک کے باشندوں پر خود مختاری لے بہت بڑا اثر ڈالا ہوا تھا ان میں خود مختاری سے خود مری پیدا ہو گئی تھی۔ انہوں نے اپنی شیعاعت اور جماعت کا نشانہ اپنے ہی جمائروں کو بنا رکھا تھا۔ جوئے اور شراب خوری کی مذہم عادت بمنزلہ طبعیت ثانیہ ہو گئی تھی ملک غیر سے الگ رہنے کی وجہ سے ان کی فطرت کھری اور کسل صبح تھی لیکن نہایت کا استعمال زیادہ تر خود ستانی یا دوسری قوموں کی تحریب میں کیا کرتے تھے یا اپنے کارناموں کو مشہور کرنے کے لئے زبان کی ساری طاقت خرچ کر کے اپنے ساتھ اپنی مشہور کے نام کی بھی خوب جتنی خراب کرتے تھے۔ ان بیہوشوں کے علاوہ مدعیان شرافت بڑی دیدہ دلیری سے اپنی زندہ بیٹیوں کو زمین میں گاڑ دیا کرتے تھے۔ جمالت نے ان میں بے ہمتی رائج کر دی تھی اور بے ہمتی سے قوم پرستی تک فطرت پیچ گئی تھی خلوت کی ہر ایک چیز، درخت، پتھر، چاند سورج

ہمارا دریا وغیرہ کو قابل پرستش سمجھتے تھے۔ اس لئے انسانی حقوق کے لئے نہ کوئی ضابطہ تھا اور نہ ایسے حقوق کو معجز مرکز پر لانے کے لئے کوئی قانون تھا۔ قتل، زہری، عیس، بیجا، تعزیت ناماجاز، بلاغت، بے جا، عورتوں کو بیچا کر جانا، بیٹیوں کو زندہ بہرہ خاک کر دینا ان کی معاشرت کے جزو اعظم بن گئے تھے۔ برسوں بلکہ نسلوں اور صدیوں کے جمود نے ان کے دل و دماغ میں یہ فطرت کر دیا تھا کہ ان کی حالت سے بہتر کسی کی حالت اور ان کی معاشرت سے بہتر کسی کی معاشرت اور ان کے تمدن سے بہتر کوئی تمدن نہیں ہے۔ عرب میں اس وقت اور بھی مذہب مروجہ تھے۔ مثلاً یہودی، عیسائی، مانی وغیرہ۔ نادانانہ طور پر دھوکہ کھانے والے کہ ان مذہب میں عمدہ نمونے بھی پائے جاتے ہوں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مذہب خود بخود بگڑ چکے تھے اور ان مذہب کے علماء نے اپنی خود غرضوں سے اس مذہب کو غریب کر دیا تھا۔ اگر حضرت موسیٰ، عیسیٰ و صالح علیہم السلام کو ان کے دیکھنے کا موقع ملتا پھر نہ پہچان سکتے کہ یہ ہمارے ہی اصول پر چلنے والے لوگ ہیں۔ ان مذہب کے معتقدین کے عام عقائد یہ تھے۔ عیسائی مسیح علیہ السلام کو ان اللہ کہتے تھے۔ عرب کے عیسائی مریم علیہا السلام کو ماما اللہ خدا کی بوری اور فرشتوں کو کندہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ بیت پرست لات و عزت کی مرتبہ خدا لات ہے۔ الا کہ اور عزت کی مورت ہے عزیز کا کہا کرتے تھے۔ جس زندہ کہ یہودی حضرت عزیرؑ کو قرات اکر کہہ دینے کی وجہ سے ابن اللہ کہتے تھے اور عرب کے یہودی اپنی قوم کے سب مرد و زن کو خدا کے بیٹے کہتے تھے اور بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ آتش پرست اپنی اور بہن اور بہن کو گھر میں ڈال لینا گریب عظیم جانتے تھے۔ عرب کے لوگ شتی والدہ کو چھوڑ کر اپنے باپ کی تمام ازدواج کو اپنی لونڈیاں بنا لیا کرتے تھے۔ محمد اور دہرے بھی عرب میں آباد تھے۔ وہ حیات اور موت کو اتفاق وقت سے موموم کرتے تھے اور دنیا کے ہر انقلاب کو دور زمانہ سے منسوب کرتے تھے اور دنیا کے ہر انقلاب کو دور زمانہ سے منسوب کرتے تھے، خدا کی ہستی کا



# مروجہ قوالی کی حقیقت

محمد طفیل صاحب سید دیوبند کیلئے لکھو

(۳)

حضرت بھیری الملوک بخش کامرہ قوالی

البرز مشکی کنڈر  
حضرت بھیری کے متعلق پہلے ڈاکٹر اقبال کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔۔

سید بھیر محمد دم اسم  
مرشد ابوبکر محمد راسم  
بند ہائے کوہ ہار آسان سبقت  
در زمین ہند خیمہ سجود سبقت  
چہرہ فاروق از باطن تازہ شد  
پاسانی عزت ام الکتاب  
از نگاہش غار باطل خراب  
خاک پنجاب از دم او زرد گشت  
میں مازہر او تابندہ گشت

چونکہ لاہور شہر میں آج کل قوالی کا دور دورہ ہے اس لئے حضرت سید علی بھیری المعروف حضرت کچ بخش کا تعلق بھی درکار ہے یہ وہ مقدس ہستی ہیں جن کے مزار پر حضرت سلطان المہند خواجہ معین الدین گجراتی نے آکر چل کر اور انکشاف فیوض دیہات کے بعد جب نصرت ہونے لگے تو مزار پر ان کے رُخ کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا ہے  
کچ بخش فیض عالم مہر لور خدا  
ناقصان راہ پر کمال کا لائن راہ را ہما  
اپنی کتاب کشف المحجوب (اردو) صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں:-

تھریا کا ایک گروہ خوش الحانی کے ساتھ کلام اللہ کا سننا سنانا قوتاً جہتاً ہے لیکن اس کے علاوہ اور کسی چیز کو بھی لکھ اور ترمیم سے مخفی رنگ میں سنا جائز نہیں رکھتا کیونکہ ان کے نزدیک دیگر چیزوں ہوس انگیز اور سبب قند ہو سکتی ہیں وہ سماع سے اپنے پیروؤں کو متنبہ کرتے رہتے ہیں اور خود بھی پرہیز کرتے رہے ہیں اور اس بات کی تائید میں انہوں نے غوث سے کام لیا ہے اور ان میں سے ایک گروہ تو سماع کے حرام ہونے میں روایتیں لاتا ہے اور اس معاملہ میں وہ سلف صالحین کا پیرو ہے مثلاً آنحضرت نے حسان بن ثابت کی کینز کو لقمہ دے دیا

کرتے سے ڈھٹا اور تنبیہ کی اور حضرت سونے ایک صحابی کو لقمہ سونے کرنے کی وجہ سے درسے لگائے اور حضرت علی نے امیر معاویہ کا اس بنا پر انکار کیا کہ اس کے پاس گانے والی لڑکیاں ہیں اور آپ نے حضرت حسن کو اس سبب عورت کے دیکھنے سے منع کیا اور لقمہ اور سرود میں مصروف تھی اور فرمایا کہ وہ شیطان کی ساتھی ہے اور اس کی مانند حضرت سماع میں اور بھی بہت سی روایات ہیں نیز یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس لقمہ سرود اور راگ کے گروہ جتنے پر سب سے بڑی دلیل امت کا اجماع ہے یہاں تک کہ ایک گروہ نے راگ کو تو مطلق حرام کہہ دیا ہے اور اس معنی میں اہل محارث ناجائز سے روایت لاتے ہیں کہ ایک رات کھانا کھاتے ہوئے مجھے گھر کے دروازہ پر آکر کہا کہ طالبان حق کی جماعت جمع ہو رہی ہے اور سب شیخ کے دیدار کے آرزو مند ہیں اگر آپ مہربانی فرما کر قدم رنجنے فرمائیں تو عین فوازش ہوگی میں نے کہا کہ اچھا چلو میں بھی آتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ تھوڑی دیر میں ہم ایک گروہ کے قریب پہنچے لوگ ملکہ گئے ہرے تھے اور ایک بوڑھا مرد ان کے درمیان بیٹھا تھا اس نے میری بہت ہی عزت کی اور بولا اگر اجازت ہو تو چند اشعار سنوں میں نے قبول کیا اور پھر دو اشعاروں میں نہایت خوش الحانی سے ایسے اشعار پڑھے جو حسن و عشق اور بہرہ و فراق کے مضامین پر مشتمل تھے اور سب صاف ہی ان کو سن کر چہرہ میں آگے اور خوشی کے لہرے اترتے تھے میں ان کے حال پر تعجب تھا کہ توحید و معرفت یا دیگر عمدہ مضامین پر نہیں بلکہ فسق و فجور کے مضامین پر یہ لوگ کیوں اس قدر وجہ کرتے ہیں۔ اتنے میں بڑے نے مجھ سے کہا: اگے شیخ آپسے مجھ سے میری

مستقیمت و ماہیت دریافت نہیں کی میں نے کہا کہ تیری وحشت مجھے سوال کرنے سے مانع نہی اس نے کہا میں شیطان ہوں اور یہ سب میرے فرزند ہیں لقمہ سرود اور سماع کی یہ محفل جملے میں دو خانہ کے ہیں ایک قریب ہے کہ مجھے خط کی درگاہ میں اپنے عروج و قبولیت کے دن فراموش نہیں ہوتے۔ لہذا میں لقمہ سرود کے ذریعہ اپنے درد و کرب خالق اور رحم غلت کو محو کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور دوسرا خانہ یہ ہے کہ میں سماع (قوالی) سے عابد اور پیارا لوگوں کو لذت نفسانی میں مبتلا کرتا ہوں اور انہیں گواہ کرتا ہوں۔ چنانچہ میں یہ بیان سن کر فوراً وہاں سے چھٹا اور ہمیشہ کے لئے سماع سے توبہ کی اور ایک گروہ اپنے مریدوں کو سماع سے محض اس بنا پر منع کرتا ہے کہ وہ کہیں کذب و مبالغہ اور ریا اور تصنع میں مبتلا نہ ہو جائیں اور کہیں فحاشی کی تقلید نہ کرتے لگیں اور حضرت جینڈا سے مروی ہے کہ آپ نے ایک مرید کو اس کی توبہ کے ابتدائی وقت میں تلقین فرمائی کہ اگر تو اپنے دین کو سلامت رکھنا چاہتا ہے اور اپنی توبہ میں ثبات قند کی کا خواہاں ہے توبہ کی فوجان ہے سماع میں ہرگز شامل نہ ہونا اور اس کا منکر رہنا اور جب تو بوڑھا ہو جائے تو تحقیق کو اپنا شعار بنانا اور فقط الہی چیزوں کی سماعت کرنا۔

چنانچہ رقص اور اس کے متعلقات کے بارے میں حضرت کچ بخش صاحب فرماتے ہیں۔ شریعت ہر اے طریقت و دنیا میں حجاز رقص کی قطعاً کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ رقص جب وجہ کے ساتھ ہو تو تمام عقائدوں کے لئے آہو ہوتا ہے۔ اور جب بزل کے ساتھ ہو تو لہو ہوتا ہے اور شامع میں سے کسی نے بھی رقص کو اچھا نہیں کہا ہر ایک شدت سے اس کی مذمت کی کہ وہ اور اسے فسق و فجور اور بدکاری کا ایک واضح ذریعہ بناتا ہے تمام الانان خیریت و طریقت مشفق طور پر فرماتے ہیں کہ رقص (ناچ) شیطان کے بدترین حربوں میں سے ایک حربہ ہے جو نفس کی شہوانی قوتوں کو بیاد کر کے رقص کرنے اور دیکھنے والوں کو زنا پر آمادہ کرتا ہے لہذا اس فعل شیطان میں مبتلا ہونے

سے پڑھتے۔ مکتوب ۶۶۶ دفعہ ہم حصہ اول کا تعلق حصہ فارسی میں نقل کیا جاتا ہے۔ اور جس کا اردو ترجمہ بھی کیے دیا گیا ہے تاکہ سمجھنے میں مزید غور کرے میں آسانی ہو۔

حضرت پیر نادہا نے اعلیٰ خواجہ عبداللہ و خواجہ عبداللہ صد دریاں در بیان بعضی عقائد کلامیہ برفیق آرائے اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیم کہ حضرت ایشان را از روی الہام و فرست حاصل گشتہ از روی تقلید و تحقیق در ادب احوال حضرت پیغمبر را علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات بحضرت دیدہ بودند کہ فی فرایند قرآن مجید ان علم لکای و اس واقعہ را بحضرت خواجہ نور گز اندہ بودند انان نور حضرت ایشان را در ہر مسئلہ

نتیجہ

اہل سنت و الجماعت خدا ان کی کوششوں کو مشکور فرمائیں کی رہے کہ موافق ابن ابن عقائد کلامیہ کے بیان میں برآں کو از روی الہام و فرست حاصل ہوئے تھے کہ از روی تقلید و تحقیق (پیر نادہ) قیاس شروع احوال میں حضرت پیغمبر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات کی خواب میں زیارت ہوئی آنحضرت نے فرمایا کہ قرآن علم کلام کے خیمہ دوز میں سے ہے اور اس واقعہ کو اپنے خواجہ بزرگوار کی خدمت میں عرض کیا تھا اسی دن مسائل کلامیہ کے ہر مسئلہ میں آپ کی رائے ملحدہ اور حکم جواسے و پیغمبر و پیغمبر (باقی آمد)

ان حضرات کا بیان ہے کہ یہ مسائل ان حضرات نے اپنے

پاک لاک ہاؤس لاہور

(تاسیس شدہ ۱۹۷۲ء)

بول سیل ڈپارٹمنٹ محل شاہ عالم مارکٹ لاہور  
تلفون نمبر ۶۶۶  
برچون دکان زبرد دار جہان نواز خان لاہور  
تلفون نمبر ۴۳۳۳

فائز حضرت میں کاروباری اور کار مہکرت  
ہومیوپیتھی طب ایرانی  
بندوبست کے لئے ہومیوپیتھی کے لئے ہومیوپیتھی کے لئے  
بندوبست کے لئے ہومیوپیتھی کے لئے ہومیوپیتھی کے لئے

زبان پر لانا مناسب نہیں۔ اور صحیح چلنے کے لئے الفاظ کو منہ سے نکالتے ہوئے ہر معلوم ہوتا ہے کہ نام نہ لینے سے کیا حقیقت اور سبب بدل جائے گی کہانی کو کوئی زبان سے کہنا کہے تو اس سے کیا ہوتا ہے اس نہ کہنے سے کیا عیب اس کا مٹ جائے گا۔ جب ایک آنکھ نہیں ہے تو کہنا تو ہے ہی چاہے کوئی کہے یا نہ کہے مگر اس اثر کے کہنے اور کہنے سے کیا ہوتا ہے بیکہ حضرت حجج بنی قریب عالم منیر نور خدا نے کہی کہ ان تمام باتوں اور عواموں کا نام یا ہے اور ان سے بچنے کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ یہ کیا کہ کمال ہے کہ ہزار سال پہلے کو ہے۔ مگر اب بھی عس کے مرنے پر پانچ لاکھ زائرین نے حاضر ہر تہہ ہر مکتبہ کے بچوں پر چائے بھانگ کر مقررہ اور نور ہاں کی قبر کچھ دور نہیں ہے۔ دیکھ لیا حکومت کن کی ہے اور غلوں مجھے کچھ کہاں جاتے ہیں۔ میں حق گدایان عشق راہیں قوم شہان ہے کہ و خدوہاں بے کلامند مگر آہ اور صد آہ! ان کے مزار پر یہ مروجہ ساج جو بالکل منوع اور غیر مشروع فتنہ منہ کنڈ کنڈ (کوئی ہے جو نصیحت پکڑے) آجھ کو تباہی میں تقدیر نام کیا ہے شمشیر و سنان اول عمارتوں پر شمشیر دھاڑ رہا تھا

نقشبندی طریقت کا قرآنی مساع کے خلاف

خطوط اور قلم کے فتوحات ناظرین باتیں! آپ اس اخبار میں ہوں گے کہ اس وقت کسی نقشبندی طریقت کے پیروں میں شہد کا کوئی فتویٰ صادر نہیں ہوا ہے۔ پہلے ڈاکٹر اقبال مرحوم کے چند اشعار سنئے لیجئے

حاضر ہوا میں شیخ مجذوب کی خدمت پر وہ خاک کرے ہے فریاد طلع افروز اس خاک کے ذریعے سے میں شرمندہ ہوں اس خاک میں پوشیدہ ہے وجہ ہلاکت اس گردن نہ کہیں کی تباہی کے آگے ن کے نفس کرم سے ہے کہ گئی احوال وہ ہند میں سر پرست کا ٹمپھان اللہ نے بروقت کیا جس کو خیر دار اب حضرت امام ربانی مجذوب العت شافی افیض سرہندی قدس سرہ کا مکتبی غور

والے سب کے سب ذریعہ ہمیں ہیں اور شریعت اسلامیہ کے لئے باعث فتنہ و فساد اور میں نے جانی اور ناسخ عزم کا ایک گروہ دیکھا ہے جو کہتے ہیں کہ کثرت کا مذہب رقص ہی ہے اور اسی لئے انہوں نے اس کو اختیار کر رکھا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان جہانی بندگان نفس نے وہ کدو رقص کا نام دے لیا ہے اور عزم اتاس کو گروہ اور کثرت کو مذہب نام کرتے پھر رہے ہیں ورنہ بالکل ظاہر ہے کہ وہ اور اس کی عکاسات رقص کے مشابہ تو نہیں اور نہ ہی وہ ہے وہ وحیث و نایاب تاخرات پیدا ہوتے ہیں جو رقص سے پیدا ہوتے ہیں۔

الغرض رقص ایک شیطانی فعل ہے۔ اور وہ بے قراری پر طبع آسانی میں جو رقص سے پیدا ہوئی۔ از قریب و دماغ کی بردوش ہوئی اور نہ وہ مسکن ملکات بلکہ وہ قلب کو لہلہ کرنا جان کو بھلانا اور جذبات و احساسات کو بگاڑنا کرنا ہوگا۔ غرض رقص اور رقص کا ماحول اختیار کرنا۔ نورانی کے حسن و جمال کا ہوس سے نفاذ کرنا۔ ان کی صحبت اختیار کرنا اور محفل خاص میں مزاحیر کا سننا شرعی اور اسلامی لحاظ سے قطعی ناجائز و منہج ہے اور اس کو جائز کہنے والا کافر ہوگا۔ اور

ایسے گناہ کا ہر قول جہالت و بے لیاقت پر مبنی ہے اور مشاع نے ایسے فساق اور مخالفین شرع سے اجتباب کی بہت تاکید فرمائی ہے اور میں ایک دفعہ پھر واضح الفاظ میں کہہ دیتا چاہتا ہوں کہ اہل طریقت اور صوفیاء کے مذہب و مسلک میں رقص کی قطعاً کوئی سند نہیں ہے اور وہ سب بالاتفاق ایسے ناجائز کئے ہیں اور ہر فرد اس میں مبتلا ہیں انہیں شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ ناظرین باتیں دل و دماغ میں اچھی طرح سے نقش فرمائیں کہ لاہور میں بیٹے ہوئے حضرت رقص جتنی فیض عالم مہر فریاد کوئی اور رقص کے متعلق کیا فرما رہے ہیں۔ کیا کوئی گروہ کربا بانی رہ گئی ہے لوگوں اور لوگوں کو قاتل بنانا۔ نوح اور رقص کرانا۔ ایک آرٹ کی سیبکہ کہ اعلیٰ ڈگری حاصل کرنا باعث فخر قوم سے یا سنگ قوم ترقی سے تارتی کا ہیندہ برادران اور عزیزان من! ایسی ایسی خویاں اور بربایاں ان چیزوں کے اندر پہنچاں ہیں کہ ان کا نام





غضب اور اس قسم کے تمام اخلاق زہر  
قرآن اور حدیث میں نفس ہی کی طوت  
منسوب کئے گئے۔

کَمَا قَالَ تَعَالَى وَلَكُمْ فِيهَا مَا كُنْتُمْ  
أَنْفُسَكُمْ وَأَنْفُسَ أَهْلِيكُمْ  
وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَكُنْهَى  
النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَمَأْوَىٰ

اور کفار کے لئے جنت میں وہ  
برگاہ بر تہارت نفس خواہش  
کرنے لگے اور نفس حاضر کئے  
کئے ہیں حرص اور بخل پر اور  
جو اپنے رب کے سامنے کھڑے  
ہونے سے ڈرا اور نفس کو  
شہوتوں سے باز رکھا سو بہشت  
میں اس کا خٹکانا ہے۔

ان آیتوں میں شہوت اور حرص  
اور ہوا کے نفس کی طوت منسوب  
فرمایا ہے۔

اور یہ نہیں فرمایا: وَلَكُمْ فِيهَا مَا  
كُنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْفُسَ أَهْلِيكُمْ  
وَلَكُمْ النَّفْسُ عَنِ الْهَوَىٰ  
سفاہت کر بیٹھے۔ قَالَ تَعَالَى وَمَنْ  
يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ الْأَمَنَتِ سَفِهَ  
نَفْسَهُ۔

اس آیت میں سفاہت کو نفس کی  
طوت منسوب فرمایا اور الْأَمَنَتِ سَفِهَتِ نَفْسَهُ  
نہیں فرمایا، بیش اور غضب کو کیجئے۔ حدیث  
میں ہے کہ پہلوان اور قوی وہ ہے کہ  
غصے کے وقت اپنے نفس کو پھانسی  
اور یہ نہیں فرمایا کہ روح کو پھانسی دے۔

نیز احادیث میں نفس سے جہاد کرنے کی  
بکثرت ترقیب مذکور ہے اور جہاد نفس  
کو جہاد اکبر فرمایا۔ مگر روح سے جہاد کرنا  
کسی حدیث میں نہیں دیکھا۔ ایک ضعیف  
الاسناد حدیث میں ہے اَعْدَى عَدُوِّكَ  
نَفْسُكَ اَكْبَرُ بَيْنَ خَلْقِكَ رُؤُوسَ  
بُرَا وَغَنَ تَرْتُسَ ہے جو ترجمہ دو پہلوؤں  
کے مابین واقع ہے۔ اس حدیث سے دو

باتی معلوم ہوتی ہیں۔ اول تو نفس کا سب  
سے بڑا دشمن ہونا دوسری بات یہ معلوم  
ہوئی کہ مقام دو پہلوؤں کے درمیان  
ہے۔ اس سے بھی روح کا نفس سے  
منابر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ  
روح انسان کا دشمن نہیں۔ دوسرے یہ  
کہ روح سمجھ سے بیر تک تمام اخلاق میں  
جاری اور ساری ہے۔ پہلو کے ساتھ ضرور  
نہیں۔ بخیر بن علیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے نفس کا مقام دریافت کیا  
فرمایا۔ نفس قلب میں ہے۔ یہ  
حدیث طبری کے مجمع اوسط میں متعدد  
اسانید سے مروی ہے۔ شرح الصدور ص ۱۸۰  
نیز محمد اور بکر کو قرآن عزیز میں نفس کی  
طوت منسوب فرمایا ہے۔  
حَسْبُكَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَالْهَيْبَةُ كَاشِفُكَ  
فِي الْغَيْبَةِ

بروہد کے جوان کے نفسوں  
سے اٹھنے والا ہے تحقیق ان  
لوگوں نے اپنے نفسوں میں اپنے  
آپ کو بڑا سمجھا۔

نیز حق تعالیٰ شانہ کا یہ ارشاد اِنَّ  
النَّفْسَ لَآوَدَانًا يَلْوِيْهُ اَسْوَءُ مَا يَرْتَدُّ  
وَالْوَلَاةُ كُنَّا بِهٖ كُلِّ نَفْسٍ بِرَآئِسٍ لَّا مَحْنُ  
اور سچمہ نفس ہے۔ یہ کسی جگہ نہیں  
فرمایا۔ اِنَّ النَّفْسَ لَآوَدَانًا يَلْوِيْهُ

وہب بن منہ سے منقول ہے کہ  
روح انسان کو غری کی طوت بلاتی ہے اور  
نفس شر کی طوت بلاتا ہے قلب اگر مومن  
ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے۔ اخیر  
ابن عبد البر فی التہذیب شرح صدور ص ۱۸۰  
بلطاعت ابن سعد میں وہب بن

منہ سے یہ منقول ہے کہ حق تعالیٰ  
شانہ نے اول حضرت آدم کا پانی اور  
مٹی سے پتلا بنایا پھر اس میں نفس پیدا  
کیا۔ بعد ازاں اس میں روح سمجھتی  
شرح الصدور ص ۱۸۰

نیز روح عالم امر سے ہے اور  
نفس عالم خلق سے ہے۔

وَفِي زَادِ الْمَسِيرِ لَا بَيْنَ الْجَزَىٰ فِي  
تَقْصِيرِ سَوَاعِدِ الزُّوْرَعِ ابْنِ عِيَّاسٍ ابْنِ  
أَدَمَ نَفْسِي رَوَيْتُ عَنْ النَّفْسِ وَالْقَلْبِ وَ  
النَّفْسُ وَالْقَلْبُ نَفْسٌ نَّادَا تَأْمُرَا الْقَلْبُ  
فَعَبَّ اللَّهُ نَفْسَهُ وَكَذَلِكَ نَفْسٌ تُوْجَّهَ وَ  
قَالَ ابْنُ جَزَى فِي الْأَنْصَابِ نَفْسٌ وَكَذَلِكَ  
بَيْنَهُمَا حَاجِزٌ فَهَذَا تَعَالَى يَهْدِي النَّفْسَ  
عِنْدَ الْبَرِّ فَهَمْ يَتَذَكَّرُ إِلَى الْجَنَّةِ عِنْدَ  
الْإِنْفِصَالِ لَا قِيَادَةَ إِلَّا رِادَةَ إِمَامَةِ الْعَلِيِّ فِي  
النَّوْعِ لَمْ يَمُتْ النَّفْسُ وَتَقَبَّضَ السُّوْجُ  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔ (مساروح ص ۱۸۰)

علامہ ابن جزری کی کتاب زادالمسیر  
میں سکوڑہ زمزمی تفسیر میں ابن  
عیاس سے مروی ہے کہ انسان  
مجموع ہے روح اور نفس کا نفس  
سے ادراک اور امتیاز کرتا ہے

ہے اور روح سے سانس لیتا  
ہے اور حرکت کرتا ہے۔ جب  
انسان سو جاتا ہے تو اللہ اس  
کے نفس کو قبض کر لیتے ہیں  
مگر روح کو قبض نہیں فرماتے  
ابن جریر فرماتے ہیں کہ انسان  
میں ایک روح ہے اور ایک  
نفس اور ان کے مابین ایک  
پردہ چالی ہے سوئے وقت  
اللہ نفس کو قبض کر لیتے ہیں  
اور بیدار کے وقت واپس  
کر دیتے ہیں اور جب اللہ  
سوئے کی حالت میں بارنے کا  
ارادہ فرماتے ہیں تو اس نفس  
کو واپس نہیں فرماتے اور روح  
کو قبض کر لیتے ہیں۔

### بلوادران السلام

اس معنوں میں بیعت کی تحقیق کو  
واضح کر دیا گیا ہے۔ اور نفس و روح کا  
فرق بھی بتلایا گیا ہے۔ اس سے فقیر  
کے سمجھنے میں آپ کو مدد کے بغیر  
کا حاصل یہی ہے کہ اپنے نفس کو روح  
کے تابع کر دیں۔ اور اس کی خواہشات کو  
شریعت کے ماتحت لے آویں۔

صرفیہ کلام فرماتے ہیں کہ نفس کے  
حق ادا کرو۔ لیکن اس کو لغات و شہوت  
سے باز رکھو اور نفس انسان کا اول درجہ  
میں امارہ ہوتا ہے۔ پھر اس کو ریاضت  
کے بعد قاصر بنایا جاتا ہے آخر الامر بہت  
زیادہ محنت اور مجاہدات کے بعد مطمئنہ  
بن جاتا ہے۔

نفس مارہ وہ ہے جو کوشہ بلانی کا

امر کرے۔  
نفس کو مار وہ ہے جو کوشہ جوئے  
کے بعد اپنے آپ کو کامت کرے اور نام  
وہشیان ہو۔  
نفس مطمئنہ وہ ہے جو جب کی طوت مائل  
جوئے اور کماہوں سے باز آجائے۔ امینا،  
علیم السلام اور صدیقین کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔

### دعا

اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُكَ نَفْسًا طَائِفَةً  
تَوْفِقَ بِلِقَائِكَ وَخُذْنِیْ نَفْسًا طَائِفَةً  
اَسْأَلُكَ اِلٰیہَا نَفْسًا طَائِفَةً  
جو تیری عزت پر ایمان رکھتا ہو  
اور تیری برحقا پر راضی رہے۔ آمین۔



بچوں کا صفحہ

# اخلاق کی عظمت

شفقت سلطانہ - لاہور

کردار کی ہندی ذہن کی عظمت اور عمل ترقی کا ثبوت ہے۔ جن لوگوں کا کردار بلند ہوتا ہے وہی لوگ زندگی کی عظمت کے راز سے آشنا ہوتے ہیں اور ایسے ہی افراد زندگی کی سطح پر انسانی فلاح و بہبود کے وہ خوشگوار پھول کھلتے ہیں جن کی مہک "ثاقبات رہتی ہے۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب ہماری خادہ کا انتقال ہونے لگا تو حالت بے ہوشی میں میں نے اسے سہلے دیکھا۔ میں نے بارگاہِ ابرو میں دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ اسے ہوش عطا فرما تاکہ ماجرا پرچہ سکوں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہوش عطا فرماتے ہیں۔ تو میرے دریافت کرنے پر سادہ کہتے ہیں میں بازار میں

حاضر ہوتی ہے اور پکار کر کہتی ہے۔ "حضور مجھے پک کر دیجئے مجھ سے کبیرہ گناہ سرزد ہو گیا ہے۔" آپ کوئی جواب نہیں دیتے۔ عورت پھر یہی کہتی ہے۔ آپ اسے وضع حمل تک مہلت دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد پھر وہی عورت بچے سمیت حاضر ہوتی ہے۔ آپ اسے فرماتے ہیں جب بچہ روٹی کھانے لگ جائے پھر آنا۔ کچھ عرصہ بعد پھر وہ حاضر ہو کر کہتی ہے کہ اب بچہ روٹی کھا رہا ہے۔ آپ اسے سنگسار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس کی وفات کے بعد آپ خود جسٹس بن چکے ہیں اور فرماتے ہیں اس کی توبہ کو وہ مقام حاصل ہوا ہے کہ دین کے ستر آدمیوں کی بخشش کے لئے کافی ہے۔

مشاہدات اس کا ثبوت نہیں ہیں؟  
مذہب اور اخلاق دو متضاد چیزیں نہیں بلکہ کردار کی مضبوطی کا پہلا ستون ہے۔ اور مذہب کی اشاعت میں اسے درجہ حاصل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے اخلاق رسولؐ کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپؓ فرماتی ہیں: "میں تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے؟" اس نے عرض کی: "میں قرآن مجید کی تلاوت تو کیا کرتا ہوں۔" آپؓ نے فرمایا: قرآن نے جیسا آپ کا اخلاق بیان کیا ہے ویسا ہی ہے۔ کان خلیقہ قرآن (عزیزؓ) قرآن کے لکھی خلیق عظیمہ ہ (قرآن)  
کوئی منصوبہ خواہ کتنا ہی عظیم ہو وہ اس وقت تک قطعاً نامکمل رہتا ہے جب تک اس کو عمل جامد نہ پمنا یا جائے۔ اسے عمل صحت دینے کے لئے ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو قومی مفاد کو مقدم سمجھیں اور وطن کی محبت کے جذبات سے سرشار ہوں۔ ایسے جذبات پیدا کرنے کے لئے بلند اخلاق کی ضرورت ہے اخلاق کوئی ایسی چیز نہیں جو خود بخود پیدا ہو جائے اس کے لئے شعور اور احساس کی ضرورت ہے جب انسان میں

(تہجد) میں میرے نیک بندوں میں

ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

انسان حیثیت معنوی میں اس وقت انسان

کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے جب اپنے اللہ

اسلامی روایات کے مطابق عملی کردار پیدا کرے

چونکہ اسلام مسلمانوں کو عملی زندگی بسر کرنے کی

تعلیق کرتا ہے۔ کوئی قوم خواہ وہ کتنی ہی

عاقبت اور قوی کیوں نہ ہو دنیا کی دیگر اقوام

سے برتری حاصل کرنے سے قاصر ہے جب تک

وہ کوئی عملی قدم نہ اٹھائے۔ اس لئے ہمیں

اپنے اسلاف کی طرح عملی زندگی گذرانے کی

سچی کرنی چاہیے۔ بزرگان دین کی عملی زندگی

کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

ایک عورت رسول کریمؐ کی خدمت میں

رسول کریمؐ نے قرآنی جیسائیوں کو مسجد نبوی

میں عبادت کرنے کی اس وقت اجازت

دی جس وقت مسائل فوجیہ پر بحث ہو

رہی تھی اور مباحثہ سے بڑھ کر مسائل مذہبی

نوبت پہنچ گئی تھی۔ لیکن موجودہ بعض طاغوت

دین کا عمل یہ ہے کہ ایک دوسرے کو

ایسی ہیمنی مسجدوں میں نماز ادا کرنی تو

دیکر پاؤں بھی نہیں رکھتے دیتے۔ پھر

میں ایک ہی بس نہیں نکلتے کہ فرقہ

لگاتے ہیں۔ جب رسول کریمؐ کی تعلیم کی

اشاعت کرنے والے ہی اس طرح کی لڑائی

حرکات سے باز نہیں آتے تو عوام الناس کو

حاکم راجہ سفیر ملایں گے۔ کیا آج کل کے

ہے۔

اسی طرح ایک اور عورت کی وفات کے

بعد دریافت فرماتے ہیں کہ وہ کیسی تھی تو

صحابہ کرامؓ عرض کرتے ہیں۔ وہ ماما، روزہ اور

خیالت دیکر تو بہت کثرت سے ادا نہیں کرتی

تھی البتہ اس کے اچھے اخلاق سے اس سے

تمام لوگ خوش تھے تو فرمایا اس پر جنت

لازم لوگ بھی اس طرح ایک عورت نے

ایک پیاسے گتے کو پانی پلایا تو وہ جنتی

ہو گئی۔

رسول پاکؐ نے فرمایا کہ منافق کی تین

نشانیوں میں (۱) بھڑک بولنا ہے (۲) امانت میں

خیانت کرنا ہے (۳) مرد عہدی کرتا ہے

منظومه محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن ریسرچ کمیٹی ۱۹۳۱ء نمبر ۳ ص ۱۹۵۶ (۲) انشاورنگ بورڈ ریسرچ کمیٹی ۱۹۵۴ء نمبر ۳ ص ۱۹۵۶

پاک ہند کے جید علمائے کرام کا مصدقہ

قرآن عزیز

مترجم و محشی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

- ہر رکوع کے شروع میں خلاصہ درمآخذ ● ربط آیات  
 ہدایہ - جلد پارچہ روپے - محصول ٹاک دو روپے - کاغذ کینیکل نیوز  
 (نیم فیڈرمنی آرڈر پیش کیجیے)

شجرہ خاندان عالیہ قادریہ راشدیہ  
اور ترکیب ذکر جمہر  
سہ رنگا • آرٹ پیپر  
قیمت ۲۵ پیسے — ڈاک خرچ ۱۳ پیسے

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت مولانا و مبیناتاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہ  
شائع ہو گیا ہے

ہدیہ فی جلد سات روپے ڈاک خرچ دو روپے کل نو روپے پیشگی بھیج کر طلب کریں۔

قرآن مجید (سندھی ترجمہ)